1965_3_229_234

3ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس **1965**

میسور یونیورسٹی

بنام

گوپال گوڈا ودیگر

2مارچ1965

کے۔سبّاراؤ، جے۔سی۔شاہ اور آر۔ایس۔بچاوت، جسٹسز

میسور یونیورسٹی ایکٹ، **1956**، دفعات **22**، **23**، **43**-"معیارات کی دیکھ بھال" کے لیے ضابطے بنانے کا اختیار۔

میسور یونیورسٹی ایکٹ کے دفعات **22**، **23**، اور **43** کے تحت، یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل کو، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، تدریس، مطالعہ کے کورسز کو کنٹرول کرنے اور چلانے، معیارات وغیرہ کو برقرار رکھنے کے لیے، اور ضروری قواعد وضوابط بنانے کا اختیار دیا گیا تھا جن میں امتحانات، اور شرائط جن پر طلباء کو امتحانات، ڈگریوں، ڈپلوما وغیرہ میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

ان اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے تعلیمی کونسل نے بیچلر آف ویٹرنری سائنس کی ڈگری دینے سے متعلق کچھ ضابطے بنائے اور ان ضابطوں کی شق **3** (سی) کے ذریعے یہ شرط رکھی گئی کہ کوئی بھی امیدوار جو چار بار امتحان میں فیل ہوا، اسے کورس جاری رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

جواب دہندگان کو لگاتار چار پہلے سال کے کورس کے امتحانات میں ناکام قرار دیا گیا اور امتحانات کے کنٹرولر نے ہر جواب دہندہ کو مطلع کیا کہ وہ ڈگری کے لیے تعلیم جاری رکھنے کا حق کھو چکا ہے۔اس کے بعد مدعا علیہان نے ہائی کورٹ میں درخواستیں دائر کیں، درخواست کی کہ انہیں بھیجے گئے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے رٹ جاری کیے جائیں اور یونیورسٹی کو ہدایت کی جائے کہ وہ انہیں بعد کے امتحانات میں شرکت کرنے اور اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دے۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ضابطہ **3** (سی) اکیڈمک کونسل اور یونیورسٹی کی اہلیت سے باہر ہے۔

اس عدالت میں اپیل پر:

منعقد: مطالعے کے دوران معیارات کو برقرار رکھنے کا یہ اختیار نہ صرف داخلے کے لیے کم ازکم

قابلیت، مطالعہ کے کورسز، کسی ایسے ادارے میں کم از کم حاضری تجویز کرنے کا اختیار دیتا ہے جو طالب علم کو امتحان میں داخلے کے لیے اہل بناتا ہے، بلکہ حتمی امتحان میں ناکام ہونے والے طلباء کو ڈگری، ڈپلومہ، یا دیگر تعلیمی امتیاز دینے سے انکار کرنے کا بھی اختیار دیتا ہے اور یہ ہدایت دیتا ہے کہ ایک طالب علم، جو معقول وقت کے اندر کورس مکمل کرنے کی صلاحیت یا اہلیت نہیں رکھتا ہے، کورس کو بند کر دے۔

"معیارات کی دیکھ بھال" کے اظہار کو صرف کم از کم حاضری، کورس کی لمبائی اور کم از کم تعلیمی کامیابیوں کے نسخے جیسے معاملات تک محدود کرنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔(H-233F)

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 566-565۔

تحریری درخواستوں میں میسور ہائی کورٹ کے 31 جنوری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ 1961 کے نمبر 940 اور 1056۔

اپیل گزاروں کے لیے جی۔ یس۔ پاٹھک اور میسرز راجندر نارائن اینڈ کو۔

آر۔ گوپال کرشنن، مدعا علیہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس۔ یہ اپیلیں یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ کیا میسور یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل 1956 کے میسور یونیورسٹی ایکٹ 23 کی دفعات 22، 23 اور 43 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بیچلر آف ویٹرنری سائنس (B.V.Sc) کی ڈگری کی گرانٹ سے متعلق ضابطوں کی شق 3(c) تشکیل دینے کے قابل تھی۔ میسور یونیورسٹی ایکٹ 23 آف 1956 - جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جاتا ہے، میسور یونیورسٹی کی تنظیم نو اور دیگر اتفاقی معاملات کی فراہمی کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ یونیورسٹی کے اختیارات دفعہ 4 میں بیان کیے گئے ہیں۔ دفعہ 21 تعلیمی کونسل کی تشکیل کے لیے فراہم کرتا ہے- جو کہ دفعہ 13 کے تحت نامزد یونیورسٹی کے حکام میں سے ایک ہے اور دفعہ 22 تعلیمی کونسل کے اختیارات کا تعین کرتا ہے۔ یہ فراہم کرتا ہے:

"تعلیمی کونسل، اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، تدریس کا کنٹرول اور عمومی ضابطہ، مطالعات کے کورسز کی پیروی، اور اس کے معیارات کی دیکھ بھال کرے گی اور ایسے دیگر اختیارات کا استعمال کرے گی اور ایسے دیگر فرائض انجام دے گی جو مقرر کیے جائیں۔

دفعہ 23 کے ذریعے اکیڈمک کونسل کے دیگر اختیارات مقرر کیے گئے ہیں۔ جہاں تک یہ مواد ہے، دفعہ فراہم کرتا ہے:

"خاص طور پر اور دفعہ 22 میں مذکور اختیارات کی عامیت پر تعصب کے بغیر، تعلیمی کونسل کو، اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، درج ذیل اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:

(a) x x x x

(b) x x x x

(c) کورسز، امتحانات کی اسکیموں اور ان شرائط سے متعلق ضابطے بنانا جن پر طلباء کو امتحانات، ڈگریوں، ڈپلوما، سرٹیفکیٹ اور دیگر تعلیمی امتیازات میں داخلہ دیا جائے گا۔

ایکٹ کا دفعہ 43 ضابطوں کا دائرہ کار طے کرتا ہے۔ یہ نافذ کرتا ہے:

''اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، ضابطے اس ایکٹ کے دفعہ 22 اور 23 میں مذکور تمام یا کسی بھی اختیارات کے استعمال اور درج ذیل معاملات کے لیے فراہم کر سکتے ہیں، یعنی:

(i) طلبا کا یونیورسٹی میں داخلہ؛

(ii) دیگر یونیورسٹیوں کے امتحانات اور ڈگریوں کو یونیورسٹی کے امتحانات اور ڈگریوں کے مساوی تسلیم کرنا۔

(iii) یونیورسٹی کے کورسز اور امتحانات اور وہ شرائط جن پر یونیورسٹی اور اس سے منسلک کالجوں اور دیگر یونیورسٹی اداروں کے طلباء کو یونیورسٹی کی ڈگریوں، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کے امتحانات میں داخلہ دیا جائے گا۔ اور

(iv) استثنیٰ کی فراہمی دینا۔''

دفعہ 22، 23 اور 43 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اکیڈمک کونسل نے بیچلر آف ویٹرنری سائنس کے لیے ڈگری دینے سے متعلق ضابطے بنائے۔ ضابطوں کی شق 3 (سی) مندرجہ ذیل ہے:

"چار بار ناکام ہونے والے کسی بھی امیدوار کو کورس جاری رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

میسور ویٹرنری کالج، ہیبل، بنگلور، میسور یونیورسٹی سے منسلک کالجوں میں سے ایک ہے جو طلباء کو بیچلر آف ویٹرنری سائنس (B.V.Sc) میں ڈگری کورس کے لیے تربیت دیتا ہے۔

یہ دونوں اپیلیں ان حقائق پر پیدا ہوتی ہیں جو قریب سے متوازی ہیں۔ گوپال گوڑا -1963 کے سی اے نمبر 565 میں مدعا علیہ- کو سال 1958 میں میسور ویٹرنری کالج میں پہلے سال کے کورس میں بطور طالب علم داخل کیا گیا تھا۔ گوپال گوڑا کو مسلسل چار پہلے سال کے کورس کے امتحانات میں ناکام قرار دیا گیا۔ اس کے

بعد میسور یونیورسٹی کے امتحانات کے کنٹرولر نے گوپال گوڑا کو 2 اگست 1961 کے خط کے ذریعے مطلع کیا کہ انہوں نے بیچلر آف ویٹرنری سائنس (.B.V.Sc) کورس کے لیے تعلیم جاری رکھنے کا اپنا حق " کھو دیا ہے "۔ اس کے بعد گوپال گوڑا نے میسور کی ہائی کورٹ میں ایک عرضی پیش کی جس میں درخواست کی گئی کہ اپنے حلف نامے میں بیان کردہ وجوہات کی بنا پر ہائی کورٹ 2 اگست 1961 کے اپنے خط میں امتحانات کے کنٹرولر کے ذریعے بتائے گئے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایک رٹ جاری کرے اور میسور یونیورسٹی اور امتحانات کے کنٹرولر کو مزید ہدایت کرے کہ وہ انہیں بعد کے امتحانات میں شرکت کی اجازت دیں اور بیچلر آف ویٹرنری سائنس کورس کے لیے ان کی تربیت پر مقدمہ چلائیں۔ دوسرے مدعا علیہ بھیما ریڈی بھی اپریل 1959 سے شروع ہونے والے مسلسل چار فرسٹ ایئر کورس امتحانات میں امتحان دہندگان کو مطمئن کرنے میں ناکام رہے تھے، اور کنٹرولر آف ایگزامینیشن کی طرف سے مطلع کیے جانے پر کہ انہیں ریگولیشن 3 (سی) کے تحت بیچلر آف ویٹرنری سائنس (B.V.Sc) کورس کے لیے اپنی تربیت جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، انہوں نے ہائی کورٹ میں اسی طرح کی رٹ پٹیشن دائر کی۔

میسور کی ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ میسور یونیورسٹی کے بیچلر آف ویٹرنری سائنس کی ڈگری دینے کے لیے مطالعہ کے کورس کو کنٹرول کرنے والے ضابطوں کے ضابطے 3 (سی) کو " میسور یونیورسٹی ایکٹ کے دفعہ 22 میں مذکور معیارات کو برقرار رکھنے کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے " نہیں کہا جا سکتا اور اس وجہ سے یہ اکیڈمک کونسل یا یونیورسٹی کی اہلیت سے باہر تھا اور ان اداروں کو گوپال گوڑا اور بھیما کو اپنی تعلیم پر مقدمہ چلانے اور بعد کے امتحانات میں شرکت کرنے سے روکنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ خصوصی اجازت کے ساتھ، میسور یونیورسٹی، امتحانات کے کنٹرولر اور میسور ویٹرنری کالج کے پرنسپل نے اپیل کی ہے۔

ہائی کورٹ کے خیال میں، ایکٹ کے دفعہ 22 کے تحت اکیڈمک کونسل کسی الحاق شدہ کالج میں ڈگری کورس میں داخلے کے لیے کم از کم قابلیت تجویز کر سکتی ہے، اور ایسے معیارات بھی تجویز کر سکتی ہے جو کسی امیدوار کو ڈگری یا تعلیمی امتیاز میں داخلے کے لیے اہل بناتے ہیں، لیکن کونسل کو ایسی شرط تجویز کرنے کا اختیار نہیں تھا جس کے اطمینان پر کورس میں داخل ہونے والا طالب علم اس کورس میں اپنی تعلیم کے خلاف مقدمہ چلا سکے جس میں اسے داخل کیا گیا تھا۔ دفعہ 22 کے معنی کے اندر " معیارات کو برقرار رکھنے " کے لیے ضابطے وضع کرنے کا اختیار اور ایسی شرائط مقرر کرنا جن پر کسی طالب علم کو دفعہ 23(3) (سی) کے معنی کے اندر امتحان میں داخلہ دیا جائے گا، ہائی کورٹ کی رائے میں، کسی کورس میں داخل ہونے والے طالب علم کو اپنے مطالعے پر مقدمہ چلانے سے روکنے کے لیے ضابطہ بنانے کا اختیار درآمد نہیں کیا گیا، کیونکہ امتحان میں ناکامی کا واحد نتیجہ

یہ ہے کہ طالب علم اپنی مطلوبہ ڈگری میں داخلے کے لیے خود کو اہل نہیں بناتا ہے، اور یونیورسٹی ڈگری کی فراہمی کو روکنے کا حقدار ہوگی، لیکن مطالعہ کے کورس کے مقدمے کی سماعت میں رکاوٹ پیدا کرنے کا نہیں۔ ہائی کورٹ کے خیال میں "معیارات کی دیکھ بھال" کا اظہار صرف مطالعے کے کورس کو کم کرنے اور یونیورسٹی کے زیر انتظام یا تسلیم شدہ ادارے میں مقررہ کم از کم حاضری رکھنے جیسے معاملات پر غور کر سکتا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور "اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا کہ صرف اس حقیقت کی وجہ سے کہ ایک طالب علم نے اس مدت کے اندر امتحان پاس کرنے کے لیے درکار علم یا مہارت کا معیار حاصل نہیں کیا ہے، اسے ہر وقت اس معیار کو حاصل کرنے سے قاصر کہا جا سکتا ہے۔" ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ " کسی شخص کو ڈگری یا دیگر تعلیمی امتیاز سے پہلے کچھ معیارات کو برقرار رکھنے کے اختیار میں اس ڈگری کی فراہمی کو روکنے کا اختیار شامل ہے جب تک کہ کوئی شخص ضروری معیار حاصل نہ کر لے، لیکن اس میں منطق یا انصاف میں کسی شخص کو اس معیار کو حاصل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے کا اختیار شامل نہیں ہو سکتا۔ اس اختیار کا استعمال مطالعہ کے کورس میں داخلے کے وقت کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہیے اگر یونیورسٹی کی رائے ہے کہ کورس میں داخلے کے لیے درخواست دہندہ اس کورس کو لینے کے لیے کم از کم موزوں بھی نہیں ہے۔ ایک بار جب یہ اسے مطالعہ کے کورس میں داخل کرتا ہے، تو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس نے اس رائے کو برقرار رکھا ہے کہ وہ اس کورس کو لینے کے لیے کم سے کم موزوں ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ڈگری حاصل کرنے کے لیے ضروری معیار حاصل کرنے کے لیے مطالعہ کے کورس سے گزر کر صلاحیت رکھتا ہے۔"

ہم ہائی کورٹ کے اظہار کردہ نقطہ نظر سے متفق نہیں ہیں۔ اکیڈمک کونسل کو کنٹرولنگ اور عام طور پر ریگولیٹنگ ٹیچنگ، کورسز آف اسٹڈیز کو آگے بڑھانے اور اس کے معیارات کو برقرار رکھنے کے اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کی جاتی ہے، اور ان مقاصد کے لیے اکیڈمک کونسل کورسز سے متعلق دیگر کے علاوہ ضابطے بنانے کی مجاز ہے۔ امتحانات کی اسکیمیں اور شرائط جن پر طلباء کو امتحانات، ڈگریاں، ڈپلوما، سٹوفکیٹ اور دیگر تعلیمی امتیازات میں داخلہ دیا جائے گا۔ اس طرح تعلیمی کونسل کو طالب علم کی پوری تعلیمی زندگی کو داخلے کے مرحلے سے لے کر مطالعہ کے کسی کورس تک ڈگری یا تعلیمی امتیاز کے حتمی اعزاز تک کنٹرول کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ مقرر کردہ کم از کم قابلیت کے قبضے کے لحاظ سے کسی کورس یا مطالعہ کی شاخ میں داخلہ تعلیمی کونسل کو طالب علم کے تعلیمی کیریئر پر اپنے کنٹرول سے محروم نہیں کرتا ہے، کیونکہ کونسل کو معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے امتحانات کی اسکیمیں تجویز کرنے کا اختیار حاصل ہے، اور ایسی شرائط بھی تجویز کرنے کے لیے جن پر طلباء کو امتحانات میں داخلہ دیا جائے گا۔ ایسی شرائط تجویز کرنے کا اختیار جس پر ایک طالب علم کو امتحانات میں

داخلہ دیا جاسکتا ہے، ہماری رائے میں، لازمی طور پر کچھ ہنگامی حالات میں کسی طالب علم کو داخلہ دینے سے انکار کرنے کا اختیار ظاہر کرتا ہے، کیونکہ امتحان میں داخلہ لینے کا اختیار ان طلباء کو ختم کرنے کا اختیار ظاہر کرتا ہے جنہوں نے معقول امتحان کی درخواست پر خود کو کورس جاری رکھنے یا اس کورس میں تربیت کے لیے نا اہل ثابت کیا ہے۔ اگر کسی کورس میں تربیت حاصل کرنے کی عمومی نا اہلیت کی وجہ سے یا کسی کورس پر مقدمہ چلانے کی معذوری کی وجہ سے، اس کورس میں داخلہ لینے والا طالب علم اکیڈمک کونسل کی طرف سے اپنی تربیت پر مقدمہ چلانے کے لیے نا اہل پایا جاتا ہے، تو یہ ہمارے فیصلے میں، تعلیمی کونسل کے اختیار کے اندر ہوگا، معیارات کو کنٹرول کرنے اور برقرار رکھنے کے اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، اور اس کے اختیار کو بھی مقرر کرنے کے لیے جس پر طلباء کو امتحانات میں داخل کیا جاسکتا ہے، تا کہ یہ ہدایت کی جا سکے کہ طالب علم اس کورس میں تربیت بند کردے۔ اور ایک طالب علم کی طرف سے چار امتحانات میں ترقی یا ڈگری کے لیے کوالیفائی کرنے میں ناکامی یقینی طور پر اس طرح کی نا اہلی یا نگرانی کی معذوری کا ایک معقول امتحان ہے۔ اگر پیشہ ورانہ کورسز کے لیے تربیت فراہم کرنے والے ادارے میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد، کسی طالب علم کو مناسب درخواست کے بغیر ادارے میں غیر معینہ مدت تک جاری رہنے اور مسلسل امتحانات کے لیے خود کو پیش کرنے کا حقدار ٹھہرایا جاسکتا ہے، تو تعلیمی معیارات میں کمی کا نتیجہ لامحالہ ہوگا۔ مطالعے کے دوران معیارات کو برقرار رکھنے کا اختیار، ہماری رائے میں، نہ صرف داخلے کے لیے کم از کم قابلیت، مطالعے کے کورسز، اور کسی ایسے ادارے میں کم از کم حاضری تجویز کرنے کا اختیار دیتا ہے جو طالب علم کو امتحان میں داخلے کے لیے اہل بناتا ہے، بلکہ اس بات کا بھی اختیار دیتا ہے کہ وہ ان طلباء کو ڈگری، ڈپلومہ، سرٹیفکیٹ یا دیگر تعلیمی امتیاز دینے سے انکار کرے جو حتمی امتحان میں امتحان دہندگان کو مطمئن کرنے میں ناکام رہتے ہیں، اور یہ ہدایت کرے کہ ایک ایسا طالب علم جو کورس کو بند کرنے کے لیے معقول وقت کے اندر کورس مکمل کرنے کی صلاحیت یا استعداد نہیں رکھتا ہے۔ "معیارات کی دیکھ بھال" کے اظہار کو صرف کم از کم حاضری، کورس کی لمبائی اور کم از کم تعلیمی کامیابیوں کے نسخے جیسے معاملات تک محدود کرنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔

لہذا ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ اکیڈمک کونسل کو ریگولیشن 3 (سی) تجویز کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ تاہم، ہمیں بار میں مطلع کیا جاتا ہے کہ جب سے ہائی کورٹ نے 31 جنوری 1962 کو کیس کا فیصلہ کیا ہے، دونوں جواب دہندگان کو اپنے مطالعہ کے کورسز جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تھی اور وہ بعد کے امتحانات میں حاضر ہوئے ہیں اور انہیں باضابطہ طور پر دوسرے اور تیسرے سال کا امتحان پاس کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اور انہیں ڈگری امتحان کے لیے شرائط برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگرچہ

ہائی کورٹ کا نظریہ غلط تھا، ہم نہیں سمجھتے کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جواب دہندگان کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تھی، یونیورسٹی نے ان اپیلوں کے نمٹارے تک کسی بھی عبوری حکم کے لیے درخواست نہیں دی تھی، کہ ان اپیلوں میں کوئی حکم منظور کیا جانا چاہیے تاکہ جواب دہندگان کو ان کی حاصل کردہ تربیت سے محروم کیا جا سکے۔

یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ساتھ دائر کی جاتی ہیں، اور مقدمے کے غیر معمولی حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ ہم صرف اس وجہ سے جائز ہوں گے کہ ہم جواب دہندگان کے خلاف ایک موثر حکم دینے میں متعلقہ ضابطے کی ہائی کورٹ کی تشریح سے متفق نہیں ہیں تاکہ دوسرے اور تیسرے سال کے امتحانات کے سلسلے میں یونیورسٹی کی طرف سے ان سے متعلق اعلان کردہ نتائج کو کالعدم قرار دیا جا سکے۔

اس لیے اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document